بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲۲ رمضان ۱۳۹۲ھ، ۳۱ اخاء ۱۳۵۱ ہش، ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۴۹

اخبار احمدیہ

75

ربوہ - ۳۰ اخاء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

کل حضور کا بلڈ پریشر [illegible] ہوگیا تھا۔ آج طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ - ۳۰ اخاء - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب ان کی صحت و عافیت کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

محترم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب چند دنوں سے شدید بیمار ہیں۔ ہر ممکن علاج کے باوجود خاطر خواہ افاقہ نہیں ہو رہا اور کمزوری بڑھتی جارہی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

میری والدہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم محمد ظہور خاں صاحب پٹیالوی صدر لجنہ اماء اللہ احمد نگر کو گذشتہ دنوں فالج ہوگیا تھا۔ اب نسبتاً کافی افاقہ ہے۔ زبان بھی آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہی ہے۔ البتہ بلڈ پریشر کی تکلیف بدستور ہے۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ والدہ محترمہ کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کرکے ممنون فرمائیں۔

(خاکسار منظور احمد خان - ربوہ)

ایک ضروری یاددہانی

نصرت جہاں ریزروفنڈ میں ادائیگیوں کا تیسرا مرحلہ ۳۰ نبوت (نومبر) کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک ہر وعدہ کنندہ کی طرف سے کم از کم اسی فیصد ادائیگی ضرور ہو جانی چاہیئے۔

امراء صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اس امر کا خیال رکھیں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزروفنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص صدق و صفا سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے خدا اس سے بڑھکر اپنا صدق و صفا ظاہر کرتا ہے

مگر اس کیلئے ضروری ہے کہ انسان پورے طور پر اسکی محبت میں محو اور فنا ہو جائے

"جاننا چاہیئے کہ خداتعالیٰ نہایت کریم اور رحیم ہے جو شخص اُس کی طرف صدق اور صفا سے رجوع کرتا ہے وہ اُس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا اُس سے ظاہر کرتا ہے۔ اُس کی طرف صدق دل سے قدم اُٹھانے والا ہرگز ضائع نہیں ہوتا۔ خداتعالیٰ میں بڑے بڑے محبّت اور وفاداری اور فیض اور احسان اور کرشمۂ خدائی دکھلانے کے اخلاق ہیں مگر وُہی اُن کو پُورے طور پر مشاہدہ کرتا ہے جو پُورے طور پر اُس کی محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ بڑا کریم و رحیم ہے مگر غنی اور بے نیاز ہے۔ اِس لئے جو شخص اُس کی راہ میں مَرتا ہے وُہی اُس سے زندگی پاتا ہے۔ اور جو اُس کے لئے سب کچھ کھوتا ہے اُسی کو آسمانی انعام ملتا ہے۔

خداتعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنے والے اس شخص سے مشابہت رکھتے ہیں جو اوّل دُور سے آگ کی روشنی دیکھے اور پھر اُس سے نزدیک ہو جائے یہاں تک کہ اُس آگ میں اپنے تئیں داخل کر دے اور تمام جسم جل جائے اور صرف آگ ہی باقی رہ جائے۔ اِسی طرح کامل تعلق والا دِن بدن خداتعالیٰ کے نزدیک ہوتا جاتا ہے یہانتک کہ محبتِ الٰہی کی آگ میں تمام وجود اُس کا پڑ جاتا ہے اور شعلۂ نور سے قالبِ نفسانی جل کر خاک ہو جاتا ہے اور اُس کی جگہ آگ لے لیتی ہے، یہ انتہا اس مبارک محبّت کا ہے جو خدا سے ہوتی ہے۔ یہ امر کہ خداتعالیٰ سے کسی کا کامل تعلق ہے اسکی بڑی علامت یہ ہے کہ صفاتِ الٰہیہ اُس میں پیدا ہو جاتی ہیں اور بشریت کے رذائل شعلۂ نُور سے جل کر ایک نئی ہستی پیدا ہوتی ہے اور ایک نئی زندگی نمودار ہوتی ہے جو پہلی زندگی سے بالکل مغائر ہوتی ہے اور جیسا کہ لوہا جب آگ میں ڈالا جائے اور آگ اُسکے تمام رگ و ریشہ میں پُورا غلبہ کر لے تو وُہ لوہا بالکل آگ کی شکل پیدا کر لیتا ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ آگ ہے گو خواص آگ کے ظاہر کرتا ہے۔ اِسی طرح جس کو شعلۂ محبّت الٰہی سر سے پیر تک اپنے اندر لیتا ہے وُہ بھی مظہر تجلّیاتِ الٰہیہ ہو جاتا ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وُہ خُدا ہے بلکہ ایک بندہ ہے جس کو اُس آگ نے اپنے اندر لے لیا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶، ۱۷)

پبلشر:- مسعود احمد ٭ پرنٹر:- سید عبدالحی ٭ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ ٭

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ماہِ اخاء ۱۳۵۱ ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان کے روحانی مجاہدہ کا آخری مرحلہ

آج سے ہم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ یُوں تو رمضان المبارک کے سارے ہی ایام از اوّل تا آخر سراپا برکتوں سے معمور ہوتے ہیں لیکن ان میں سے علی الخصوص آخری عشرہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اِس میں رمضان المبارک کی مخصوص عبادات کی بجا آوری اپنے نقطۂ عروج پہ پہنچ کر پورے تعہد اور پوری شرائط کے ساتھ روزے رکھنے اور ان کی مخصوص عبادات بجا لانے والوں کو یہ انمول موقع فراہم کرتی ہے کہ انہیں جناب الٰہی سے ان کے اس مجاہدہ کا طیب و شیریں ثمر عطا کیا جائے اور وہ ثمر یہ ہے کہ اِس مجاہدہ کی اصل اور حقیقی جزا یعنی قرب و وصالِ الٰہی کی دولتِ لازوال سے وہ مالا مال ہو کر عنداللہ سرخرو اور فائز المرام قرار پائیں اسی لئے ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری حصہ کو ایک جفاکش مزدور کی جفاکشی کے اُس آخری مرحلہ سے تعبیر فرمایا ہے کہ جس کے اختتام پر اسے اسکی محنت کا معاوضہ ادا کیا جاتا ہے اور وہ اپنی محنت کا پھل پاکر بجا طور پر خوش ہوتا اور خوشی سے پھولے نہیں سماتا۔ اِس لحاظ سے رمضان المبارک کے آخری عشرہ کو بے انداز اہمیت حاصل ہے۔

اگر دیکھا جائے تو رمضان کے تین عشرے روحانی علو و ارتفاع کے زینہ کی تین سیڑھیوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو شخص پہلا عشرہ پوری شرائط کے ساتھ روزے رکھنے اور پورے حضورِ قلب اور خشوع و خضوع کے ساتھ رمضان کی مخصوص عبادات بجالانے میں گزارتا ہے وہ روحانی علو و ارتفاع کی پہلی سیڑھی خیر و خوبی کے ساتھ چڑھنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اِس مرحلہ میں رحمتِ خداوندی اس پر سایہ فگن ہوکر اسے آگے بڑھنے اور اوپر چڑھنے کے قابل بنا دیتی ہے۔ اِس کے بعد وہ دوسرے عشرہ میں داخل ہوتا ہے اور جب اِس عشرہ میں بھی وہ پورے تعہد کے ساتھ روزے رکھتا اور ان کی مخصوص عبادات اور زیادہ تعہد کے ساتھ بجالاتا ہے تو رحمتِ خداوندی جو اس پر پہلے ہی سایہ فگن ہوتی ہے، اسے روحانی علو و ارتفاع کے زینہ پہ اور آگے بڑھنے اور مزید اوپر اٹھنے کے قابل بنا کر اسے اِس بات کا سزاوار بنا دیتی ہے کہ وہ ایک اور سیڑھی چڑھ کر ایک نئے مرحلہ میں داخل ہو اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کے تمام سابقہ گناہ معاف کرنے کا فیصلہ صادر کر دیا جاتا ہے۔ اِس نئی سیڑھی پر چڑھنے کے بعد وہ رمضان کے آخری عشرہ میں داخل ہوتا ہے۔ اِس عشرہ میں وہ روزوں اور انکی مخصوص عبادات کو نقطۂ عروج پر پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا۔ اِس کے نتیجہ میں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ توفیق عطا کی جاتی ہے کہ وہ روحانی علو و ارتفاع کے زینہ کی ایک اور سیڑھی چڑھ کر اُس منزل تک جا پہنچے جو آگ سے نجات کی ضامن ہوتے ہوئے وصالِ الٰہی کی منزل ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے تین عشروں کی روحانی کیفیات اور ان کے طیب و شیریں ثمرات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ

اس ماہ مبارک کے پہلے حصہ میں رحمت ہے، درمیانی حصہ میں مغفرت ہے، اور آخری حصہ آتشِ دوزخ سے نجات کا ضامن ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس ارشادِ مبارک میں یہی باور کرایا ہے کہ رمضان المبارک کا پہلا عشرہ روحانی ترقی کے اُس مرحلہ کی حیثیت رکھتا ہے جس میں وصالِ الٰہی کی خاطر مجاہدہ کرنے والوں پر رحمتِ خداوندی سایہ فگن ہو کر روحانی ترقی کے میدان میں انہیں آگے بڑھنے کی توفیق عطا کرتی ہے۔ دوسرے عشرہ کی حیثیت روحانی مجاہدہ کے اُس مرحلہ کی ہے جس میں رحمتِ خداوندی جوش میں آکر انہیں مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لیتی ہے یعنی ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ تیسرے اور آخری عشرہ کی حیثیت روحانی مجاہدہ کے اُس مرحلہ کی ہے جس میں رحمتِ خداوندی اور بھی زیادہ جوش میں آتی ہے اور اس کے غیر معمولی رنگ میں موجزن ہونے پر خدا تعالےٰ انہیں گناہوں سے پاک صاف کر کے جنّت کا مستحق بنا دیتا ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے خوش نصیبوں کو وصالِ الٰہی کی لازوال نعمت میسّر آ جاتی ہے کیونکہ ایک مومن کی اصل جنّت یہی ہے کہ اسے اس دنیا میں ہی وصالِ الٰہی نصیب ہو جائے۔ اِسی حقیقت کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور حدیث میں ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرٌ كُتِبَ عَلَيْكُمْ صِيَامُهٗ وَسُنَّتْ لَكُمْ قِيَامُهٗ فَمَنْ صَامَهٗ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ (کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۲۹۶)

ماہ رمضان ایسا بابرکت مہینہ ہے کہ اللہ نے تم پر اِس ماہ کے روزے فرض کئے اور میں نے تمہارے لئے اسکی راتوں کا قیام مسنون قرار دیا۔ سو جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کا یقین رکھتے ہوئے اِس ماہ کے روزے رکھے اور راتوں کو نمازوں میں کھڑا رہے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو کر نکلے گا جیسے آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

اسی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے روزے پوری شرائط کے ساتھ رکھنے اور انکی مخصوص عبادات پورے تعہد کے ساتھ بجا لانیوالوں کے متعلق فرمایا کہ انکا شمار صدیقین اور شہداء میں ہوگا۔ چنانچہ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:-

جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ شَهِدْتُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصَلَّيْتُ الصَّلَوٰةَ الْخَمْسَ وَاَدَّيْتُ الزَّكٰوةَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُهٗ فَمِمَّنْ اَنَا قَالَ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ۔

(الترغیب والترہیب جلد ۲ صفحہ ۷۳)

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے اللہ کے رسول! ارشاد فرمائیے اگر میں گواہی دوں اِس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اِس بات کی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور پنج وقتہ نماز ادا کروں، زکوٰۃ دوں، رمضان کے روزے رکھوں اور رمضان میں راتوں کو جاگوں تو کن لوگوں میں میرا شمار ہوگا۔ فرمایا صدیقین اور شہداء میں۔

پس ہم میں سے ہر شخص کو رمضان کے پہلے دو عشرے کامیابی سے گزارنے کے بعد اِس آخری عشرہ کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق اپنے روزوں اور عبادات کو نقطۂ عروج پر پہنچا کر اِس طرح گزارنا چاہیئے کہ فی الحقیقت ہم گناہوں سے (نوزائیدہ بچے کی طرح) کلّی پاک ہو جائیں اور صدیقین اور شہداء میں شمار کئے جانے کے باعث وصالِ الٰہی کی نعمت ہمیں میسّر آ جائے حتیٰ کہ آئندہ ہماری ہر رات ہمارے لئے لیلۃ القدر بن جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنی رحمت کو ہم پر سایہ فگن رکھے اور ہمیں اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپتے ہوئے رمضان کا آخری عشرہ جو رمضان کے روحانی مجاہدہ کے آخری مرحلہ کی حیثیت رکھتا ہے اِس رنگ میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے کہ فی الحقیقت ہمیں اپنے اپنے ظرف اور استعداد کے مطابق وصالِ الٰہی کی نعمت میسّر آ جائے اور ہم عنداللہ صدیقین اور شہداء میں شمار ہونے کے قابل بن جائیں۔ یہ جبھی ممکن ہے کہ ہم آخری عشرہ کی عبادات بجالانے کے لئے اپنی کمرِ ہمت اور زیادہ کس لیں اور شب بیداری کے ذریعہ اپنی راتوں کو زندگی سے اور زیادہ معمور کر دکھائیں اور راتوں کو اپنے گھر والوں کو بھی جگائیں تا گھر کا ایک ایک فرد اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر اُس کی بڑائی اِس شغف و انہماک سے بیان کرے کہ زمین و آسمان اللہ تعالیٰ کی تسبیح سے معمور ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اِس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیلۃ القدر

محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب ۔ سرگودھا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۔

(سورۃ القدر)

ترجمہ: یقیناً ہم نے قرآن کو اتارا ہے۔ لیلۃ القدر میں (یعنی بڑا قدر و منزلت اور عظمت والی رات میں یا جس میں مختلف امور اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ ہوتے ہیں) اور تو کیا جانتا ہے کہ یہ عظیم الشان رات جس میں تقدیریں اترتی ہیں کیا چیز ہے یہ رات تو ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے اس میں اترتے ہیں عام فرشتے اور کلام الٰہی لانے والے فرشتے اپنے رب کے حکم سے سلامتی ہی سلامتی ہے اور یہ طلوع فجر تک رہتی ہے

اس سورۃ میں لیلۃ القدر سے مراد نبی کا زمانہ بھی لیا گیا ہے (جو ایک لحاظ سے ظلمت یا مصائب کا وقت ہوتا ہے اور دوسری طرف نہایت درجہ عظمت رکھنے والا جس کی آئندہ زمانہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے فیصلے دین اور دنیوی امور کے متعلق اترتے ہیں) لیکن اس سے مراد ایک خاص رات بھی ہے جو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں آتی ہے سورۃ الفجر کی آیت

وَالَّيْلِ إِذَا يَسْرِ

میں بھی اسی رات کا ذکر مراد لیا گیا ہے

اس جگہ نزول قرآن کی ابتداء لیلۃ القدر میں بیان کی گئی ہے اور دوسری جگہ مطلق ماہ رمضان میں اس کے نزول کا ذکر ہے جیسا کہ فرمایا

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

(بقرہ آیت ۱۸۶)

اس سے معلوم ہوا کہ یہ خاص رات ماہ رمضان میں آتی ہے۔

اس رات کے متعلق سورۃ القدر میں جس کا ترجمہ اوپر درج کیا گیا ہے مختصراً یہ باتیں بیان ہوئی ہیں:۔

۱۔ اس رات میں قرآن کریم کے نزول کی ابتداء ہوئی جو نہایت درجہ برکت کی بات ہے۔

۲۔ یہ رات عبادت اور برکات کے لحاظ سے ایک ہزار مہینے سے بھی زیادہ افضل ہے۔ عربی زبان میں ہزار سے زیادہ کوئی ہندسہ نہیں ہوتا اس سے زیادہ کی گنتی ہزار کے استعمال سے ہی کی جاتی ہے مثلاً سو ہزار یا پانچ سو ہزار وغیرہ تو معنے یہ ہوئے کہ یہ رات کمال کے لحاظ سے انتہا تک پہنچتی ہے۔

۳۔ اس رات میں فرشتوں کا نزول کثرت سے ہوتا ہے عام فرشتے بھی اترتے ہیں اور روح بھی۔ یعنی کلام الٰہی لانے والے فرشتے بھی جیسا کہ روح الامین یعنی جبرئیل۔ یہ فرشتے انتشار نورانیت کا موجب ہوتے ہیں اور گناہ اور ضلالت کی تاریکی کو دور کرتے ہیں اور انسان کو صلاحیت کی طرف کھینچتے ہیں۔ دعاؤں کے لئے انسانی قلب کو کھولتے ہیں۔ گویا ان فرشتوں کی مدد سے ایک عاجز بندہ خاص طور پر اپنے رب کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ جسے وہ بدیہی طور پر محسوس کر لیتا ہے۔ یہ سب کچھ اس رب العالمین کے حکم سے ہوتا ہے۔ جو عاجز بندوں کی ہدایت اور اصلاح اور ترقی کے سامان پیدا کرتا ہے وھو التواب الرحیم۔

۴۔ ایک خصوصیت اس رات کی یہ بیان فرمائی ہے کہ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلٰمٌ یعنی انسان کے لئے دینی و دنیوی ترقیات کو مستبر اور محفوظ کیا جاتا ہے اگر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اسے صحیح کیفیت عطا فرمائے تو اس کے لئے سلامتی کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور وہ دنیا کی ذلتوں اور کمر شکن مصائب سے محفوظ کر لیا جاتا ہے۔

۵۔ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ

یعنی اس رات کی یہ خصوصیات صرف تھوڑی دیر کے لئے نہیں بلکہ صبح تک رہتی ہیں۔ یا یہ کہ اس کا صحیح رنگ میں میسر آ جانا تمام ظلمتوں کو دور کر کے صبح کو لانے کا موجب بنتا ہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی اس رات کے فضائل کا بہت کچھ ذکر ہے خصوصاً قبولیت دعا اور بخشش کا۔ چنانچہ ایک حدیث ہے کہ:۔

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ایماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه و من قام ليلة القدر ايماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو صحیح ایمانی جذبہ کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر ماہ رمضان میں روزے رکھے تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جو اسی جذبہ ایمانی کے ساتھ اور رضائے الٰہی کے حصول کے لئے لیلۃ القدر میں عبادت بجالائے تو اس کے پہلے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں گویا روزے رکھنا اور لیلۃ القدر میں عبادت الٰہی پورے اخلاص اور جوش سے بجالانا انسان کو اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے نیچے لے آتا ہے اور اس کے سابقہ گناہوں کا سب اثر مٹا دیا جاتا ہے۔

اس رات کی تلاش کے لئے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت تحریص دلائی ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ:۔

عن عائشة رضی الله عنها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تحروا ليلة القدر في الوتر من العشر الاواخر من رمضان۔ (بخاری)

یعنی۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں طاق راتوں میں تلاش کرو۔

ایک اور لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے:۔

قال انی اُریت ليلة القدر ثم اُنسيتها او نسيتها فالتمسوها في العشر الاواخر في الوتر۔ (بخاری)

یعنی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر دکھلائی گئی لیکن پھر بھلا دی گئی پس تم اس کو آخری عشرہ میں طاق راتوں میں تلاش کرو۔

بخاری کی ایک اور حدیث میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس رات کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کے لئے بھی فرمایا۔ لیکن وہ بعض صحابہؓ کی خوابوں کی بناء پر ارشاد فرمایا ورنہ اپنے علم کی بنا پر جہاں بھی فرمایا وہاں آخری دس راتوں میں تلاش کے لئے فرمایا۔

اس رات کی غیر معمولی برکات کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس میں عبادت بھی غیر معمولی فرماتے۔ چنانچہ ایک حدیث یہ ہے:۔

عن عائشة رضی الله عنها قالت كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل العشر الاواخر من رمضان احيا الليل كله وايقظ اهله وشد المئزر

(بخاری ومسلم)

یعنی: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ساری رات جاگتے اور اپنے اہل بیت کو جگاتے اور عبادت کے لئے کمر کس لیتے۔

اس طرح ایک حدیث میں ہے

وعنها رضی الله عنها قالت كان رسول الله صلی الله علیه وسلم يجتهد في رمضان ما لا يجتهد في غيره وفي العشر الاواخر منه ما لا يجتهد في غيره (مسلم)

یعنی حضرت عائشہؓ سے ہی روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان میں جس قدر محنت شاقہ (عبادت میں) کرتے دوسرے مہینوں میں نہ کرتے۔ اور پھر اس میں بھی جو محنت شاقہ آخری عشرہ میں کرتے

باقی مہینے میں نہ کرتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان میں عبادت کی خوبصورتی اور لمبائی کے متعلق ایک حدیث میں ہے:۔

عن ابی سلمۃ ابن عبد الرحمٰن انہ سأل عائشۃ رضی اللہ عنہا کیف کانت صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرھا علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعًا فلا تسئل عن حسنھن وطولھن ثم یصلی اربعًا فلا تسئل عن حسنھن وطولھن ثم یصلی ثلاثًا فقلت یا رسول اللہ اتنام قبل ان توتر قال یا عائشۃ ان عینیّ تنامان ولا ینام قلبی۔

(بخاری)

یعنی حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے دریافت کیا کہ رمضان میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نمازوں کی کیا کیفیت ہوتی تھی۔ آپ نے کہا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم رمضان میں بھی باقی مہینوں کی طرح گیارہ رکعتیں ہی پڑھتے تھے پہلے چار رکعت پڑھتے لیکن تو ان کی خوبصورتی اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھ کہ وہ کیسی ہوتی تھیں، پھر آپ چار رکعت پڑھتے اور تو ان کی خوبصورتی اور لمبائی کے متعلق بھی نہ پوچھ۔ پھر آپ تین رکعت پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ وتر ادا کرنے سے پہلے سو جاتے ہیں حضور نے فرمایا اے عائشہ میری دونوں آنکھیں تو سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی لیلۃ القدر میں دعا کا ذکر فرمایا ہے۔ لیکھرام کے متعلق پیشگوئی کے ضمن میں حضور فرماتے ہیں:۔

فلما انقضی اربع سنۃ من المیعاد ودنا منا عید من الاعیاد۔ القی فی نفسی ان اتوجہ مرۃ ثانیۃ الی الدعا وکذالک اشار بعض الاصدقاء فصبرت انتظر الوقت والمحل والعلل بحسنٰی ولعل الی ان ادرکت لیلۃ القدر فی اواخر رمضان فعرفت ان الوقت قد حان ورئیت لیلۃ نشرت اردیۃ الاستجابۃ ووعت الداعین الی المأدبۃ ونادت کلمن خاف نائب النوب واستشرف طل من اسلمہ الیأس للکرب فتنہضت للدعا نھوض البطل للبراز واصلت لسان التضرع کالعضب الجراز حتی احلنی التذلل مقعد العلا وبشرت بالاجابۃ من حضرۃ الکبریاء فجلست کرجل یرجع بردن ملآن وقلب جذلان وسجدت لرب مجیب دعاء المضطرین۔

(حجۃ اللہ ص ۱۲-۱۳)

پس جب معیاد سے چار سال گزر گئے اور ایک عید قریب آئی تو میرے دل میں ڈالا گیا کہ میں دفعہ پھر (لیکھرام کے متعلق پیشگوئی پوری ہونے کے لئے) دعا کروں اور اس طرف بعض دوستوں نے بھی اشارہ کیا۔ پس میں صبر کے ساتھ وقت اور موقعہ کا انتظار کرتا رہا اور خیال کرتا رہا کہ اب دعا کرتا ہوں یہاں تک کہ رمضان کے آخر میں میں نے لیلۃ القدر کو پالیا پس میں نے جان لیا کہ دعا کا وقت آگیا اور میں نے ایک ایسی رات کو دیکھا جس نے قبولیت کی چادریں پھیلائی ہوئی تھیں اور دعا کرنے والوں کو اپنے دسترخوانوں کی طرف بلا رہی تھی۔ اور ہر اس شخص کو پکار رہی تھی جو مصیبتوں کے دانتوں سے ڈرتا ہو اور ہر اس شخص کو بشارت دیتی تھی جس کو مایوسی نے قلق و کرب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ پس میں دعا کے لئے اٹھا جیسا کہ ایک جوانمرد جنگ میں مقابلہ کے لئے اٹھتا ہے اور میں نے تضرع کی زبان کو تیز تلوار کی طرح کھینچا یہاں تک کہ تذلل اختیار کرنے سے مجھے بلندی کی جگہ پر بٹھا دیا۔ اور مجھے حضرت کبریا کی طرف سے قبولیت دعا کی بشارت دی گئی۔ پس میں اس شخص کی طرح بیٹھا جو بھری ہوئی آستینوں اور خوش دل کے ساتھ لوٹتا ہے اور میں اس رب کے حضور سجدہ میں گر پڑا جو بے قرار دل کی دعا کو سنتا ہے۔ پس یہ ثابت ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ میں معیّن رات ہے جو اگرچہ ہر سال بدلتی رہتی ہے لیکن ہر رمضان میں وہ ایک ہی رات ہوتی ہے جو اجتماعی حیثیت رکھتی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے وہ رات جسے میسر کرنا چاہے اسے مل جاتی ہے۔ گویا اسے پانے والے بہت سے لوگ ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں۔ اور ان سب کے لئے وہ ایک ہی رات ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ہر مومن کے لئے ایک انفرادی لیلۃ القدر بھی ہو سکتی ہے جو رمضان میں بھی اس کے لئے آ سکتی ہے اور اس کے علاوہ باقی سال میں بھی۔ انفرادی لیلۃ القدر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جس رات بھی کسی مومن کی نسبت اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہو جاتا ہے کہ اب سے یہ بندہ قطعی جنتی بندہ ہے وہی اس کی لیلۃ القدر ہے اور اس کے لئے رمضان کی کوئی شرط نہیں۔ سارے سال میں کسی وقت کسی کی لیلۃ القدر آ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحمٰن رحیم ہے اور اس کی یہ دونوں صفات ہر وقت ظاہر ہوتی رہتی ہیں پس ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے معیّن اوقات کے علاوہ کوئی اور سلسلہ بھی اس کے فضلوں کا ہوتا جو ہر وقت اور ہر لحظہ ظاہر ہوتا رہتا اور یہ انفرادی فضلوں کا ہی سلسلہ ہے۔ کسی مومن بندہ کی لیلۃ القدر کسی وقت آجاتی ہے کسی کی کسی دن اور اسی طرح روزانہ سارے سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل اس کے نیک بندوں پر ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ ہر سال میں ایک دفعہ قرآن کریم کے نزول کی یاد میں ساری امت پر ایک ہی رات رمضان کے آخری عشرہ میں اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا ہے۔ اور وہ لیلۃ القدر کبریٰ ہوتی ہے۔" (تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم صفحہ ۲)

لیلۃ القدر کا میسر آجانا اللہ تعالیٰ کے خاص فضل پر موقوف ہے اور بعض دفعہ اس کے نالائق اور گنہگار بندوں کے لئے بھی اس کے اس فضل کا اظہار ہو جاتا ہے۔

سنہ ۲۷-۱۹۲۶ء کی بات ہے یہ عاجز رمضان کے آخری عشرہ میں قادیان میں تھا ایک رات اللہ تعالیٰ کے فضل کا شدید احساس ہوا۔ اور دعا میں خاص جوش پیدا ہوا اور مجھے یقین ہو گیا کہ لیلۃ القدر ہے چنانچہ صبح مسجد مبارک میں نماز فجر سے فارغ ہو کر باہر نکلا تو حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ ملے میں نے ان سے دریافت کیا کہ ان کے علم میں لیلۃ القدر کونسی تھی۔ حضرت حافظ صاحب مرحوم فرمانے لگے یہی رات جو گذری ہے لیلۃ القدر تھی۔ اس طرح سے اس عاجز کے احساس کی تصدیق ہو گئی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

اس کے بعد بھی بعض دفعہ اس عاجز کو اس کا علم ہوتا رہا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے۔

پس یہ یقینی بات ہے کہ ہر رمضان کے آخری عشرہ میں ایک معین رات لیلۃ القدر ہوتی ہے جسے تلاش کرنے کے لئے انتہائی کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہی مل سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بے انتہا رحم و کرم سے ہم سب کو اس کوشش کی توفیق عطا فرمائے۔ اور لیلۃ القدر میسر فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ چکوال شہر کے زیر انتظام مورخہ ۲۹ر ستمبر ۱۹۷۲ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ مقامی میں ایک روزہ تربیتی اجلاس مکرم خلیل احمد صاحب مبشر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد خاکسار اور مکرم خواجہ سعید احمد صاحب سیکرٹری مال نے علی الترتیب ذکر حبیب اور عہد کی پابندی پر تقاریر کیں۔ آخر میں مکرم خلیل احمد صاحب مبشر مربی سلسلہ احمدیہ نے "احمدیت کا شاندار مستقبل اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب فرمایا آپ نے نہایت موثر رنگ میں صحابہ کرامؓ کی مالی اور جانی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی ترقی کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی پیشگوئیاں تفصیلاً بیان کیں۔ اور فرمایا اسلام کا غلبہ مقدر ہے اس لئے ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے اور قربانیوں کے ادا کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور امام وقت کی ہر تحریک پر دل و جان سے لبیک کہنا چاہیئے۔

حاضری تسلی بخش تھی۔ آخر میں خاکسار نے دعا کروائی۔ اور جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ (آمین)

ملک مبارک احمد

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چکوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۷)

مسل نمبر ۲۰۹۴۸

میں حبیبہ بیگم زوجہ مہر حبیب اللہ صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ کالونی ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۵۰۰/- روپے

(۲) کانٹے ایک جوڑی وزن ایک تولہ مالیتی ۲۵۰/- روپے

(۳) کڑے ایک جوڑی وزن ۱ ۳/۴ تولہ مالیتی ۴۳۹/- روپے

(۴) مشین سلائی ۲ عدد پرانی مالیتی ۳۵۰/- روپے

(۵) گھڑی زنانہ پرانی مالیتی ۲۵/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ حبیبہ بیگم زوجہ مہر حبیب اللہ صاحب ۳/۱۲۳۳ ڈرگ کالونی کراچی نمبر ۲۵

گواہ شد۔ حسن محمد لئیق سیکرٹری مال حلقہ ڈرگ کالونی کراچی۔

گواہ شد۔ سعید احمد سیکرٹری وصایا حلقہ ڈرگ کالونی ۲/۸۸۹ ڈرگ کالونی کراچی نمبر ۲۵

مسل نمبر ۲۰۹۴۹

میں سید محمد نور ولد سید احمد نور کابلی صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور ضلع پشاور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۵/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ سید محمد نور ساکن پشاور ڈاک خانہ خاص ضلع پشاور۔

گواہ شد۔ محمد احمد امیر جماعت احمدیہ پشاور

گواہ شد۔ محمد الطاف سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ پشاور

مسل نمبر ۲۰۹۵۰

میں سعیدہ بیگم زوجہ چوہدری منیر احمد صاحب قوم کمہار پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر مبلغ ۷۰۰/- روپے خاوند سے وصول شدہ

(۲) طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی ۲۲۵/- روپے

(۳) طلائی ہار تین تولے مالیتی ۶۷۵/- روپے

(۴) دس مرلہ پلاٹ واقع دارالبرکات ربوہ ۲۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ۔ سعیدہ بیگم زوجہ چوہدری منیر احمد محلہ دارالبرکات ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد خاوند موصیہ سٹیشن ماسٹر لاہور۔

گواہ شد۔ فضل الرحمن ساکن پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر ۲۰۹۵۱

میں محمد عاصم حلیم ولد میاں نور احمد صاحب قوم قاضی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن ٹھٹھہ مند رانہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۶/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد عاصم حلیم ساکن ٹھٹھہ مند رانہ ڈاکخانہ چنڈ بھروانہ جھنگ۔

گواہ شد۔ چوہدری سلطان احمد ٹیوب ویل انسپکٹر شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ مرزا محمد لطیف قلم خود شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۰۹۵۲

میں منزہ پروین زوجہ حکیم ظفر احمد صاحب جہال قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۸/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) نقد مبلغ ۴۰۰/- روپے (۱) حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے (۲)(الف) کانٹے ایک جوڑی وزن پونے دو تولے قیمت ۴۳۰/- روپے (ب) پنڈل ایک عدد وزن گیارہ ماشے قیمت ۲۴۰/- روپے (ج) انگوٹھی طلائی دو عدد وزن ایک تولہ قیمت ۲۵۰/- روپے (د) بالیاں ایک جوڑی وزن ۱/۲ تولہ قیمت ۱۲۵/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میری تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ منزہ پروین اہلیہ حکیم ظفر احمد جہال ریل بازار اوکاڑہ۔

گواہ شد۔ حکیم ظفر احمد جہال ریل بازار اوکاڑہ

گواہ شد۔ محمد شریف سیکرٹری وصایا شریف جنرل سٹور صدر بازار اوکاڑہ۔

مسل نمبر ۲۰۹۵۳

میں میاں فیض الحق ولد محمد الدین صاحب مرحوم قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال بیعت خلافت اولیٰ ساکن میرک ضلع ساہیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۸/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زمین زرعی ملکیتی ۱۶ کنال واقعہ میرک ضلع ساہیوال نزد مسیانی بستی مالیتی مبلغ ۶۰۰۰/- روپے (۲) کچھ کچا حصہ پرانا مکان میرک قیمت اندازاً ۳۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے سالانہ آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ فیض الحق ساکن میرک تحصیل اوکاڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع ساہیوال۔

گواہ شد۔ غلام مصطفےٰ موضع میرک تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال

گواہ شد۔ غلام رسول صدر جماعت میرک ضلع ساہیوال

مسل نمبر ۲۰۹۵۴

میں حلیمہ بی بی بنت مہر محمد اسماعیل صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرے پاس نقد مبلغ ۴۰۰/- روپے موجود ہے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ حلیمہ بی بی بنت مہر محمد اسماعیل صاحب ۳/۱۲۳۳ ڈرگ کالونی نمبر ۳ کراچی نمبر ۲۵

گواہ شد۔ حسن محمد لئیق سیکرٹری مال حلقہ ڈرگ کالونی ۲/۹۷۸ کراچی۔

گواہ شد۔ حبیب اللہ والد موصیہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۹۵۵

میں میاں خان ولد ولی محمد صاحب مرحوم قوم بھلدر پیشہ دکاندار عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۶۰ء ساکن میرک ضلع ساہیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۸/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) مکان واقع چک میرک ضلع ساہیوال برقبہ ۵ مرلے دو کچے کمرے ایک معمولی دکان مالیتی ۱۰۰۰/- روپے

مویشیاں بھیڑیں ۱۵ عدد اس قیمت ۱۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ میاں خان ولد ولی محمد میرک تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

گواہ شد۔ غلام رسول صدر جماعت احمدیہ میرک۔

گواہ شد۔ غلام مصطفےٰ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ میرک ضلع ساہیوال۔

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم فضل قادر صاحب کو پیشاب کی تکلیف ہے پیشاب رک رک کر آتا ہے جس کی وجہ سے طبیعت پریشان رہتی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔

مسعود احمد دفتر وکالت علیا تحریک جدید۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بابت سال ۵۱-۱۳۵۲ ہش
۷۳-۱۹۷۲ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مندرجہ ذیل دوستوں کو سال ۷۳-۱۹۷۲ء کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا عہدیدار مقرر کیا گیا ہے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

نائب صدر		مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
معتمد	"	اللہ بخش صاحب شاہد
مہتمم خدمت خلق	"	حمید احمد صاحب خالد
مہتمم تعلیم	"	لئیق احمد صاحب طاہر
مہتمم تربیت	"	مولوی سلطان احمد صاحب شاہد
مہتمم مال	"	مبارک احمد خان صاحب
مہتمم عمومی	"	نذیر احمد صاحب ساجد
مہتمم صحت جسمانی	"	عبدالرشید صاحب غنی
مہتمم وقار عمل	"	عبدالرزاق صاحب
مہتمم صنعت و تجارت	"	شیخ مبارک احمد صاحب
مہتمم تحریک جدید	"	عبدالمجید صاحب
مہتمم اطفال	"	محمد اسلم صاحب صابر
مہتمم مجالس بیرون	"	منور شمیم صاحب خالد
مہتمم اصلاح و ارشاد	"	مولوی عبدالباسط صاحب
مہتمم تجنید	"	مرزا محمد الدین صاحب ناز
مہتمم اشاعت	"	محمد شفیق صاحب قیصر
مہتمم مقامی	"	چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال
مہتمم امور طلباء	"	مبارک احمد صاحب طاہر
محاسب	"	چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب

مجالس انصار اللہ ضلع لائل پور کے تربیتی اجتماعات

سال رواں ۱۹۷۲ء میں ضلع لائل پور کی مجالس انصار اللہ نے خاص اہتمام اور تیاری کے ساتھ مختلف مقامات پر گیارہ تربیتی اجتماعات منعقد کئے جن میں انصار اللہ مرکزیہ کے وفود بھی شامل ہوتے رہے۔ یہ اجتماعات مندرجہ ذیل مقامات پر منعقد ہوئے۔ ۵ر مارچ حسن پور ۱۲۱ ر.ج.ب ۲۶ر مارچ لاٹھیانوالہ ۱۹۶ ر.ج.ب۔ ۲۸ مئی جڑانوالہ۔ ۱۱ر جون چک جھمرہ۔ ۲۵ جون سر شمیر روڈ۔ ۱۴ر جولائی لائل پور شہر۔ ۱۴ر جولائی ناسائن پور چک ۳۰ ج.ب۔ ۶ر اگست سمندری ۲۰ر اگست مریح چک ۹۶۔ ۱۰ر ستمبر گوجرہ ۲۴ر ستمبر ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

ان سب اجلاسوں میں اہم تربیتی و دینی موضوعات پر تقاریر ہوئیں جو انصار اللہ میں بیداری پیدا کرنے کا موجب بنی ہیں۔ ان میں ۶۴ مجالس کے ۱۲۰۰ اراکین شامل ہوئے ان کے علاوہ خدام و اطفال بھی استفادہ کرتے رہے۔ ان اجتماعات کو کامیاب بنانے میں مکرم چوہدری احمد دین صاحب ناظم انصار اللہ ضلع لائل پور کی تگ و دو کا خاص حصہ ہے۔ مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب نائب ناظم ضلع ان کا ہاتھ بٹاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان ہر دو کو اور دیگر تمام کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین (قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

ہمارے نانا جان عبدالودود صاحب صادق اور نانی جان دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی مکمل صحت پانے کے لئے دعا کریں۔

(دعا گو سمیع رافع ابن عبداللطیف فاروقی مرحوم ربوہ ضلع جھنگ)

ٹینڈر مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جو ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۵۱ ہش (دسمبر ۱۹۷۲ء) کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے کے موقع پر مندرجہ ذیل کی سپلائی کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں:۔

۱۔ بڑا گوشت ۲۔ چھوٹا گوشت

اوقات دفتر میں شرائط وغیرہ دفتر جلسہ سالانہ سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔ ٹینڈر داخل کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ر نومبر ۱۹۷۲ء ہے۔

(ناظم سپلائی جلسہ سالانہ)

توسیع اشاعت الفضل کے لئے دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں متعدد اضلاع کی جماعتوں کے دورہ پر بھجوایا گیا ہے ان اضلاع میں شیخوپورہ۔ سرگودھا۔ میانوالی۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ کیمبل پور۔ نوشہرہ، مردان، پشاور، اور کوہاٹ کی جماعتیں بھی شامل ہیں۔

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب توسیع اشاعت الفضل کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح و ارشاد کا فریضہ بھی سرانجام دیں گے۔

متعلقہ جماعتوں کے افراد و صدر صاحبان دیگر عہدیداران اور مربیان سلسلہ نمائندہ الفضل سے کماحقہ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مکرم مقبول شاہ صاحب خلیل بی اے ایل ایل بی کوہاٹ کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم مقبول شاہ صاحب بی اے ایل ایل بی ۸ اکتوبر بروز اتوار حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے کوہاٹ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مکرم مقبول شاہ صاحب مرحوم ۲۶ر ستمبر ۱۹۱۶ء کو اچینی پایان ضلع پشاور میں پیدا ہوئے بچپن سے ہی نیک کاموں کی طرف لگاؤ رہتا تھا۔ ۱۹۳۰ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ اپنے خاندان میں واحد احمدی تھے۔ بیعت کرنے کے بعد نامساعد حالات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ اور احمدیت کی خاطر بڑی بڑی تکالیف بھی آئیں۔ جنہیں آپ نے بڑی جانفشانی سے برداشت کیا۔ اور ہر موقع پر ثابت قدم رہے۔

مرحوم شروع سے ہی تہجد گزار اور دعاگو اور صاحب رؤیا و صاحب کشوف تھے گفتگو میں ایسی لذت اور شیرینی تھی کہ دوست اور دشمن سب ان کے گرویدہ ہو جاتے تھے۔ ۱۹۳۸ء میں صدر انجمن احمدیہ کے کارکن بھی رہے میٹرک کے بعد پرائیویٹ طور پر ایف اے بی اے اور ایل ایل بی کے امتحانات پاس کئے۔ اس کے علاوہ اردو و پشتو میں شعر بھی کہتے تھے۔

مرحوم کا جنازہ ۸ر اکتوبر کو بروز اتوار تقریباً ۹ بجے صبح کوہاٹ میں پڑھا گیا جس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی اس کے بعد آپ کی میت کو آپ کے آبائی گاؤں اچینی پایاں لے جایا گیا اور وہاں پر بھی جنازہ پڑھا گیا جس میں پشاور کے احمدی احباب اور غیر جماعت دوست بھی شامل ہوئے اس کے بعد آپ کی میت کو ان کی والدہ کی قبر کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

(رفیق احمد سعید مربی سلسلہ احمدیہ کوہاٹ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴